اپنے یقین اور عمل کو درست کرنے اور سارے انسانوں کو صحیح یقین و عمل پر لانے کے لیئے حضرت محمد ﷺ والے طریقۂ محنت کو سارے عالم میں زندہ کرنے کی کوشش کے لئے اللہ کے راستے میں نکلکر اور مقام پر محنت کرنے والی

جماعتوں کی روانگی ھدایات

مجاہدہ کیا ہے، امیر اور اسکی کی اطاعت، ہجرت و نصرت

مشورہ کے آداب، خصوصی گشت کے آداب، خواص سے بات، عمومی گشت کے آداب، متکلم کی بات، مطالبے والا بیان، مقامی کام، انفرادی اعمال، گھر کی تعلیم، تعلیم کے آداب، تعلیم کا دوسرا حصہ، چھ صفات کا مزاکرہ، دعوت ذکر عبادات و خدمت

بیان لسان الدعوۃ و التبلیغ

مولانا محمد عمر پالن پوریؒ

سابق مقیم مسجد بنگلے والی (مرکز بستی حضرت نظام الدینؒ، نئی دہلی، الہند)

http://islamic-book-library.blogspot.in/

یہ کتاب ایک بیان ہے جسے تحریری شکل میں لایا گیا ہے۔ جسمیں مرکز نظام الدین کی ہدایات درج ہیں۔

بیان لسان الدعوۃ والتبلیغ

مولانا محمد عمر پالن پوریؒ

جو دراصل حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کی تصنیف

جماعت تبلیغ پر اعتراضات کے جوابات

اضافہ شدہ ایڈیشن کا ایک چیپٹر ہے۔ حضرت حافظ اسلم زاھد صاحب نے ترتیب دیا ہے۔

جسے افادہ عام کی غرض سے الگ سے شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ مصنف کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پوری کتاب نیچے کے لنک پر ڈاون لوڈ کر سکتے ہیں

http://ia601701.us.archive.org/3/items/JamatETableeghPerAiterazaatKayJawabaatByShaykhHafizMuhammadAslam/JamatETableeghPerAiterazaatKayJawabaatByShaykhHafizMuhammadAslamZahid.pdf

https://nmusba.wordpress.com/2013/07/02/jamat-e-tableegh-per-aiterazaat-kay-jawabaat-by-shaykh-hafiz-muhammad-aslam-zahid/

مزید کتابیں ان لنک پر موجود ہے

http://islamic-book-library.blogspot.in/

https://nmusba.wordpress.com/category/tableegh/

مولانا محمد عمر پالن پوری رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایات

الحمدلله و کفیٰ وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ

اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کے حالات کو اعمال سے جوڑا ہے، چیزوں سے نہیں جوڑا اور اعمال کو اعضاء سے جوڑا ہے اور اعضاء کو دل سے جوڑا ہے اور دل خدا کے قبضے میں ہیں' اگر دل کا رخ اللہ کی طرف ہو جائے تو اعمال اللہ کے لیے ہو کر حالات دنیا و آخرت کے بنیں گے۔ حتیٰ کہ بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالے تو صدقہ کا ثواب لے اور اگر دل کا رخ غیر اللہ کی طرف ہو اعمال غیر اللہ کے لیے ہو کر حالات خراب ہونگے حتیٰ کہ سخی شہید اور قاری بھی ہو تو دوزخ میں جائے گا۔ لہٰذا سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ دل کا رخ اللہ کی طرف ہو' اسے ہدایت کہتے ہیں جو ایک نور ہے جو انسان کے دل میں ڈالا جاتا ہے جیسے سورج کی روشنی سے چیزوں کا نفع نقصان نظر آتا ہے' خارجی چیزوں کے نفع ونقصان کے دکھانے کے لیے خارجی روشنی چاند و سورج کی ہے اور داخلی اعمال کے نفع ونقصان دکھانے کے لیے داخلی نورِ ہدایت اللہ نے پیدا کیا۔ دل میں ہدایت کا نور ہو' تو امانت اور سچائی میں نفع نظر آئے گا' اور خیانت اور جھوٹ میں نقصان نظر آئیگا' اور اگر ضلالت کا اندھیرا ہو تو اعمال کا نفع ونقصان نظر نہیں آتا' لہٰذا جب اعمال بگڑتے ہیں' تو حالات خراب ہوتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ ہر انسان کو سب سے زیادہ ضرورت ہدایت کی ہے' اور ہدایت خدا کے قبضے میں ہے۔ اِنَّکَ لَاتَهْدِی مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهُ یَهْدِی مَنْ یَشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْن ''خدا سے ہدایت لینے کے لیے سوائے دعا کے اور کوئی راستہ نہیں ہے، اس لیے اللہ نے سب کے لیے مشترکہ دعا ''سورۂ فاتحہ'' میں ہدایت کی تجویز کی۔ کسی دعا کا مانگنا اتنا ضروری نہیں کیا جتنا کہ ہدایت کی دعاء کا مانگنا ضروری کیا' روزانہ ہر نمازی چالیس پچاس مرتبہ یہ دعا مانگتا ہے' لیکن یہ دنیا دار الاسباب ہے اس لیے جو دعا مانگی جائے اس کے لیے اسباب اختیار کیے جائیں، شادی کر کے اولاد کی دعا مانگی جاتی ہے، کھیت میں ہل

چلا کر کھیتی میں برکت کی دعا مانگی جاتی ہے، ایسے ہی ہدایت کی دعا کے ساتھ محنت کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر مجاہدہ کیا جائے تو اللہ کی طرف سے ہدایت کا وعدہ ہے۔ **''وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا** الآیۃ'' تو دو چیزیں ہوئیں، ایک طرف مجاہدہ ہو دوسری طرف دعا ہو تو اللہ کی ذات سے ہدایت ملنے کا یہ قوی ذریعہ ہے' مجاہدہ انفرادی ہو تو ہدایت انفرادی ملے گی اعمال انفرادی طور پر بنیں گے حالات بھی انفرادی بنیں گے اور مجاہدہ اجتماعی ہو تو ہدایت اجتماعی زندہ ہوگی تو اعمال بھی مجموعہ کے بنیں گے تو حالات بھی اجتماعی طور بنیں گے' ان جماعتوں کا خدا کے راستہ میں نکلنا اسی مجاہدہ کیلئے ہے اور جو لوگ گھروں پر واپس جا رہے ہیں وہ بھی مقامی کام کریں یعنی ہفتہ کے دو گشت روزانہ کی تعلیم مسجد میں اور اپنے گھر کی عورتوں اور بچوں میں بھی فضائل کی کتاب پڑھیں، تا کہ دین پر چلنے کا شوق پیدا ہو' اور ماہانہ تین دن اطراف کے دیہاتوں میں جاویں اور ہفتہ واری اجتماع میں رات گزاریں۔ یہ چند کام اجتماعی ہیں اس کے علاوہ ہر آدمی کم سے کم چھ تسبیحیں پوری کرے' اور قرآن پاک کی تلاوت کرے اور فرض نمازوں کے علاوہ نفلی نمازیں جتنی نبھا سکے اسے کرے چونکہ واپس جا رہے ہیں ایسے واپس جانے والے بھی غور سے سنیں۔

مجاہدہ کیا ہے؟

اب سنو مجاہدہ کیا ہے؟ مجاہدہ یعنی اپنے آپ کو رضاء الٰہی کیلئے اعمال میں مشغول رکھنا' یوں دین میں بہت سے اعمال ہیں لیکن چند بنیادی اعمال میں رضاء الٰہی کے جذبے سے اللہ کے یقین کے ساتھ اپنے آپکو مشغول رکھنے سے دین کے بقیہ اعمال پر چلنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے' وہ بنیادی اعمالِ مساجد ہیں یعنی اپنے آپکو مجالسِ ایمانیہ میں تعلیم کے حلقوں میں نمازوں میں، اذکار میں اور دعوت میں آخرت کے تذکروں اور خدمت گزاری میں دعاؤں میں رضاء الٰہی کے جذبہ سے مشغول رکھنا، یہ اعمال مطلوب مجاہدہ ہیں، یعنی نفس کیخلاف ہیں' مطلوب مجاہدہ مطلقاً تکلیف اٹھانے کا نام نہیں ہے' یہ تکلیف تو نفس کے مطابق ہے، مجاہدہ کی طرف نفس آنے نہیں دیتا۔

نفس انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے، نفس کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ انسان کو چیزوں سے جوڑے رکھے، اعمال کی طرف نہ آنے دے اور اگر کوئی آدمی اعمال کی طرف آجائے، تو نفس اعمال پر جمنے نہیں دیتا، اسی وجہ سے تعلیم، بیان یا ذکر اور تلاوت سے نفس آدمی کو کسی بہانے سے اٹھا کر بازار میں لے جاتا ہے اور اگر کوئی آدمی ان اعمال میں جم گیا تو یہ نفس کھانا کھانے اور استنجاء کرنے اور سونے کے وقت ادھر ادھر کے تذکروں کے ذریعہ اور خیالات کے ذریعہ سارے اعمال کا نور ختم کراتا ہے۔ اور اگر کوئی اس میں بھی سنت پر جما رہا تو پھر نفس گھروں پر واپس لوٹنے کے بعد کاروباری مشاغل اور گھریلو مشاغل میں اتنا گھیرتا ہے کہ آدمی مقامی تعلیم، گشت، اذکار وعبادات چھوڑ بیٹھتا ہے اور اگر کوئی آدمی مقامی طور پر بھی اعمال میں جما یعنی کاروباری وگھریلو مشاغل کے ساتھ ساتھ تعلیم وگشت واذکار وعبادات ومشوروں میں فکر سے لگا رہا تو نفس کا آخری حربہ یہ ہوتا ہے کہ اب وہ اعمال سے نہ روکے گا بلکہ ان اعمال کو اللہ کے لیے ہونے کے بجائے اپنے لیے کرائے گا، یعنی ان اعمال سے لوگوں میں عزت ہوگی، شہرت ہو گی، لوگ برکت کے لیے گھر پر لیجائیں گے، تعلقات میں وسعت ہوگی، دنیاوی اغراض پوری ہونگی الغرض ان اعمال کو اللہ کے لیے ہونے کے بجائے اغراض کے لیے کرانے کی کوشش کرے گا لہذا یہ اعمال اگر کسی دنیاوی غرض سے ہوں تو پھر مجاہدہ دینیہ نہیں رہتا۔

یہ اعمال اسی وقت دینی مجاہدہ بنتے ہیں، جب خالص اللہ کے لیے ہوں، تب ہی ان میں طاقت آتی ہے اور اللہ کی نسبت کا نور آ کر ہدایت کا ذریعہ بنتے ہیں، نفس کا یہ حربہ موت تک چلتا رہتا ہے، اس لیے ہمارا پہلا کام تو یہ ہو کہ چیزوں کو قربان کر کے اعمالِ مساجد کے عادی بنیں، اور اس کے ساتھ بار بار اپنی نیت ٹٹولتے رہیں، یہ فکر موت تک لگی رہے، اگر نیت میں اخلاص نظر نہ آوے تو بھی ان اعمال میں لگے رہیں فکر کرتے رہیں تو کرمِ الٰہی سے امید ہے کہ وہ اخلاص مرحمت فرماویں گے، بے فکر نہ ہوں، ان اعمال میں مشغولی کی ترتیب کیا ہو جماعت جب روانہ ہو تو امیر ماموار ایک دوسرے کو پہچان لیں، ہر ساتھی کی نوعیت سامنے ہو۔

امیر اور اس کی اطاعت

امیر کی اطاعت ضروری ہے، جب تک کہ امیر قرآن وحدیث کے مطابق کہے اس کی بات مانی جائے بلکہ امیر کو صراحۃً کہنے کی ضرورت نہ پڑے بلکہ جماعت اشاروں اور منشاء کو دیکھ کر کام میں لگنے کی کوشش کرے امیر کی اطاعت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت آسان ہوگی اللہ کی اطاعت آسان ہوگی، لیکن امیر اپنے آپ کو سب کا خادم جانے اور مامورین امیر کو اپنا بڑا جانیں، جس آدمی کو خود امیر بننے کا شوق ہو اسے امیر نہ بنایا جائے۔ اللہ ایسے امیر کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتے ہیں جو آدمی امیر بننے سے واقعی ڈر رہا ہو وہ امیر بنانے کے لائق ہے جو خود امیر بننا نہیں چاہتا اسے مشورہ کر کے امیر بنایا جائے تو اللہ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کرتے ہیں تا کہ اسے سیدھا چلا وے یعنی اس کے ساتھ غیبی تائید ہوتی ہے، حضرت جی دامت برکاتہم (مولانا انعام الحسن صاحب اس وقت حیات تھے) ارشاد فرمایا کرتے ہیں امیر امیر ہے آمر نہیں ہے یعنی اس کے ساتھ ہمیشہ امر کا فکر لگا ہوا ہو، امیر حاکمانہ لہجہ سے کام نہ لے بلکہ ترغیب دے کر لوگوں سے دینی کام کرادے۔ اب جماعت میں نکل کر چوبیس گھنٹے کیسے گذاریں۔ جماعت میں ایک دو ساتھی انتظامی کام کے لیے طے ہو جائیں تا کہ ساری جماعت کا ذہن اعمال کے لئے فارغ رہے وہ دو ساتھی ریل یا موٹر کی تحقیق کریں۔

سفر میں کیا کریں؟

باقی ساری جماعت پلیٹ فارم پر اپنی تعلیم میں مشغول رہے، ایسے عمومی مقامات پر تعلیم میں ایمانیات، اخلاقیات، عبادات اور آخرت اور انسانیت کے تذکرے ہوں ...... تا کہ جو بھی بیٹھے اسے فائدہ ہو اور صحیح انسانیت کی فضا بنے، ریل میں ایک بوگی میں سوار نہ ہو سکیں تو دو تین بوگیوں میں ہو جائیں، اور ریل کے وقت کا نظام بنالیں۔ تعلیم، تلاوت، اذکار اور وقت پر نمازوں کا جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیے دو۲ دو۲ آدمی جماعت کریں۔ پلیٹ فارم پر ریل کے زیادہ رکنے

کا یقین ہو تو اتر کر نماز با جماعت پڑھیں اس سے مجموعی عبادت کی فضاء بنتی ہے۔

لیکن اگر ریل کے زیادہ دیر رکنے کا یقین نہ ہو تو اپنی ہی بوگی میں دو۲ دو۲ آدمی جماعت کر کے نماز پڑھیں صرف فرض اور وتر اور صبح کی سنتیں پڑھیں اور باقی سنتیں اور نفلیں چھوڑ دیں تا کہ مسافروں کو تکلیف نہ ہو' فرض بھی مختصر پڑھیں' فجر کی اذان کے وقت مسافر سوئے ہوتے ہیں اس لیے اذان دھیمی آواز سے دیں۔ ریل میں ساتھیوں کو فکر مند بنایا جائے تا کہ آگے جا کر وقت اچھا گذاریں۔ ریل سے اترنے سے پہلے ایک ساتھی ایسا مقرر کریں جو پیچھے دیکھ لے کہ کسی کی کوئی چیز چھوٹ گئی ہو تو اتار لے۔

جب بستی آ جائے......

ریل سے اتر کر شہر میں داخلہ سے پہلے سارے ساتھی دعا کر لیں' لیکن سامان بیچ میں رکھیں تا کہ گم نہ ہو جائے۔ بستی دیکھنے کی جو مسنون دعا ہے وہ پڑھیں تو زیادہ اچھا ہے ورنہ اس وقت کے مناسب دعا مانگیں' دعا مانگنے سے پہلے ساتھیوں کا مختصر سا ذہن بنایا جائے کہ راستہ میں نظریں نیچی کرتے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے چلیں تا کہ کسی غیر محرم عورت یا تصویروں پر نگاہ نہ پڑے۔ نگاہ کے راستے سے دل میں خرابی جاتی ہے۔ مسجد میں جاتے ہوئے پہلے بائیں پیر کا جوتہ نکالیں پھر داہنے پیر کا' لیکن مسجد میں پہلے دایاں پیر داخل کریں پھر بایاں پیر داخل کریں اور داخلہ کی دعا پڑھ لیں اور اعتکاف کی نیت کر لیں اور بستر اگر خارج مسجد کا کمرہ ہو تو اس میں رکھیں ورنہ مسجد میں کسی کونے پر ایسی ترتیب سے رکھیں کہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو پھر وضو کر کے اگر وقت مکروہ نہ تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر سارے ساتھی مشورہ میں بیٹھ جائیں' مشورہ میں چوبیس گھنٹے کا نظام بنالیں اور ساتھیوں کے ذمہ کام تقسیم کریں' دو۲ باتیں بہت فکر سے سوچیں (۱) اس بستی سے جماعت کیسے نکلے؟ (۲) یہاں مقامی کام کیسے چالو کیا جائے؟ اس کے لیے سارے ساتھیوں کو فکر مند کریں، مقامی احباب کو بھی شریک کیا جائے' تا کہ بستی کی صحیح نوعیت سامنے آ سکے۔ یہاں تعلیمی

گشت ہو رہا ہے کہ نہیں' لوگ اوقات گذارنے والے ہو گئے ہیں یا نہیں' یا ان میں سے کسی کے جماعت میں نکلنے کے وعدے ہیں یا نہیں' اس اعتبار سے محنت ہو گی۔

مشورہ کے آداب

سب سے پہلے مشورہ یہ کیا جائے کہ کھانا کون پکائے کیونکہ اپنا کھانا کھا کر کام میں جان پیدا ہوتی ہے۔ کھانا پکانے کے لیے آدمی طے کر کے پھر خصوصی گشت کی جماعت بنائی جائے۔ مشورے میں ایک ہی کام روزانہ ایک ہی آدمی کے سپرد نہ ہو بلکہ بدل بدل کر ساتھیوں کو کام دیئے جائیں تاکہ ہر عمل کی ہر ساتھی کو مشق ہو ہر ساتھی دعوت دینے والا بنے' تعلیم کرنے والا بنے' گشت کرنے والا بنے' کھانا پکانے والا بنے' تاکہ دوسری جماعت چلا سکے' مشورہ میں امیر جس سے رائے مانگے، وہ رائے دے' سب ساتھی بہت فکر سے مشورہ کریں لاابالی پن نہ ہو' رائے دینے والا چند باتوں کا لحاظ رکھے، ایک تو یہ کہ رائے دینے میں کام کی اور ساتھیوں کی رعایت ہو۔ یعنی نفسانیت نہ مثلاً خود کے سر میں درد ہے' سونا ہے لیکن کام کا اور ساتھیوں کا فائدہ تعلیم میں ہے تو یہ رائے نہ دے کہ سب سو جائیں' یہ رائے نہ دے یہ خیانت ہے' رائے تو تعلیم کی دے اور جب تعلیم شروع ہو تو امیر سے اجازت لے کر اپنی معذوری کی بناء پر آرام کرے۔ لیکن رائے میں صرف اپنی وجہ سے سونے کی رائے نہ دے' دوسرے یہ کہ رائے میں کسی ساتھی کی رائے کے کاٹ کا انداز نہ ہو' اختلافی رائے میں اگرچہ حرج نہیں ہے' لیکن کاٹ کا انداز نہ ہو مثلاً کسی نے رائے دی کہ ابھی آرام کرنا چاہئے آپ کی رائے تعلیم کی ہے تو سیدھی سادھی تعلیم کی رائے دو فائدہ بتاؤ نہ یہ کہو کہ کیا یہ آرام کا وقت ہے؟ گھروں سے سونے کیلئے آئے ہو' اس سے ساتھی کا دل دکھے گا۔

تیسرے یہ کہ رائے میں تحکم کا انداز نہ ہو مثلاً یوں کہے ''ابھی سوائے تعلیم کے اور کیا ہوگا، تعلیم ہی ہونی چاہئے اور کچھ نہ ہونا چاہیے'' گویا امیر پر حکم دیا جا رہا ہے یہ بھی غلط ہے۔ امیر جب فیصلہ دے تو ساری رایوں کا احترام کرتے ہوئے فیصلہ دے۔ امیر کثرت رائے

پابندنہیں ہے سب رایوں کے بعد جواللہ اس کے دل میں ڈالے اس کے مطابق فیصلہ دے لیکن سارے ساتھیوں کی رائے کا احترام کرے۔ مثلاً بعضوں کی رائے سونے کی ہے اور بعضوں کی رائے تعلیم کی ہے امیر کے ذہن میں تعلیم کا فیصلہ دینا ہے تو یوں کہے کہ بھائی جماعت تھکی ہوئی ہے آرام ضروری ہے اگر جماعت بیمار پڑگئی تو کام کیسے ہوگا' دن کو اگر آرام کرے تو تہجد میں اٹھنا بھی آسان ہوتا ہے اس لیے آرام بھی بہت ضروری ہے جیسا کہ ہمارے بھائیوں نے مشورہ دیا۔ لیکن یہ بستی نئی ہے آتے ہی سونے سے ہی ہماری مجبوری نہ جان سکیں گے اور بدظن ہوجائیں گے۔ اس لیے میری رائے یہ ہے کہ پہلے تھوڑی تعلیم ہوجائے پھر آرام کرلیں گے۔ اس طرح ساتھیوں کا جوڑ باقی رہتا ہے۔

اب امیر کے فیصلے کے بعد سارے ساتھی خوشی خوشی کام میں لگیں کوئی ساتھی اپنی رائے کو وحی منزل من السماء نہ جانے اور اصرار نہ کرے بلکہ امیر کا فیصلہ جس کی رائے کے مطابق ہو وہ تو ڈر جائے کہ کہیں میرے نفس کا چور میری رائے میں نہ ہو اور خوب فکر مند ہوکر دعا خیر مانگے اور جس کی رائے کے خلاف امیر کا فیصلہ ہو تو خوش ہوجائے کہ کم از کم میرے نفس کے چور سے یہ مشورہ محفوظ رہا' اور خوب اہتمام سے کام میں لگ جائے۔

برقت کھانے کا اہتمام اپنا انتظام ضروری ہے

تاکہ خصوصی گشت سے پہلے اپنے کھانے کا انتظام کرنے کے لیے آدمی مقرر ہوجائے۔ اگر کھانے کا نظم نہ کیا اور خصوصی گشت میں گئے تو چودھری صاحب سب سے پہلے کھانے کے بارے میں پوچھیں گے تو آواز دھیمی نکلے گی دعوت کی جان نکل جائیگی اس لیے ہر جماعت اپنے ساتھ اپنا توا' پرات اور برتن ساتھ رکھے' اور اگلے گاؤں میں جانے سے پہلے والے گاؤں سے ہی آٹا' چاول خرید لے تاکہ دوسرے گاؤں میں پہنچ کر خریدنا نہ پڑے' جماعت والوں کا کمال یہ ہے کہ اپنا کھانا پکادیں اور گاؤں والوں کا کمال یہ ہے کہ مہمانوں کو کھانا کھلادیں ضیافت

کی صفت اگر کسی علاقہ میں ہے تو اسے ختم نہیں کرنا ہے، لیکن جماعت والے اپنی ضیافت...... کام میں لگنے کو بتائیں۔ یعنی ہمارے گشت و تعلیم وخطاب میں ساتھ دو اور گاؤں سے چلہ تین چلہ کی جماعت تیار کراؤ، یہ اصل ضیافت ہے' اس ساری محنت میں شرکت کے ساتھ اگر کھانے کی ضیافت کی جائے تو ہوسکتا ہے کہ جماعت والے مختلف پہلوؤں پر غور کر کے ایک آدھ وقت کی قبول کریں جماعت والے حضرات اس پر غور کریں کہ اگر دعوت نہ کھانے میں اپنی محنت کا فائدہ ہے کہ لوگوں میں زیادہ اثر پڑے گا اور دین سے قریب ہونگے تو اکرام باقی رکھتے ہوئے دعوت نہ کھائے۔ مثلاً یہ کہے کہ تم ہی فکرمند ہو لہٰذا تم ہمارے ساتھ ہی جماعت نکلوانے کی محنت کرو' اگر کھانا پکانے میں لگ گئے تو کام رہ جائے گا لہٰذا کھانا تو دونوں وقت کا پک چکا ہے اور تمہیں خدا جزائے خیر دے اب تو ہم سب کام کی فکر کریں' یا اس قسم کی اور کوئی اکرام کی بات کر کے ٹال دیں۔

اور اگر یہ معلوم ہو کہ کھانا کھانے سے اور ضیافت قبول کرنے سے بستی کے لوگ قریب ہونگے تو اپنے آپ کو اشراف سے بچاتے ہوئے ایک آدھ وقت کا قبول کریں' یا اپنا اور میزبان کا کھانا ساتھ کر کے سب ساتھ بیٹھ کر مسجد میں کھالیں' الغرض قبول نہ کرنے میں اکرام ملحوظ رہے اور قبول کرنے میں اپنے کو اشراف سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں جماعت والوں میں اپنا کھانے کا جذبہ ہو اور گاؤں والوں میں کھلانے کا جذبہ ہو۔

خصوصی گشت کے آداب

خصوصی گشت کے لئے تین چار احباب جاویں۔ ان ہی میں سے ایک مقامی بھی ہو۔ خصوصی گشت بااثر لوگوں میں کرتے ہیں۔ اگر کوئی دینی اعتبار سے بااثر ہوں مثلاً بزرگ ہیں' عالم ہیں' پیر ہیں' شیخ ہیں۔ اس قسم کے بااثر حضرات کے پاس ان کے ملنے کے اوقات میں جانا چاہئے بے وقت نہ پہنچے جس سے ان کے معمولات میں حرج نہ ہو۔ ان کی خدمت میں دعوت دینے کی نیت سے نہ پہنچیں، اگر صرف ظاہر داری ہو اور اندر سے استفادہ کی نیت نہ ہو تو فائدہ نہ

ہوگا' بلکہ اس سے اللہ والے کے قلب میں بھی تمہاری طرف تکدر کا خطرہ ہے اس لیے استفادہ کی نیت جاویں۔ اگر متوجہ ہوں تو سفر کے حالات مختصر سنائے جائیں۔ امت کے حالات سنائے جائیں اور کام کا فائدہ سنایا جائے۔ تاکہ ان کا قلب دعا کی طرف متوجہ ہو اس سے ہمارا کام بنے گا۔ لیکن کسی فرد یا گاؤں کی برائی نام لے کر نہ بیان کریں اگر وہ بزرگ متوجہ نہ ہوسکیں تو تھوڑی دیر بیٹھ کر دعا کی درخواست کر کے واپس آ جائیں تو بھی خصوصی گشت ہو گیا اور اگر کسی دنیاوی لائن کے با اثر آدمی کے پاس جانا ہو مثلاً چودھری صاحب یا کوئی بڑے تاجر یا سرمایہ دار کے پاس جانا ہو تو اس میں اپنی حفاظت کی بہت ضرورت ہے۔ ان کی مادی چیزوں کا دل پر اثر نہ پڑے ورنہ ہم بجائے داعی ہونے کے مدعو ہو جائیں گے۔ نظریں نیچی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے جائیں ایک ساتھی کو خصوصی گشت میں امیر بنا دیں۔ ان سے جا کر موقع محل کی مناسبت سے بات چیت ہو' لیکن چھ نمبروں کے اندر رہ کر بات ہو' کوئی اختلافی یا سیاسی بات نہ ہو، کسی کی حمایت یا مخالفت کی بات نہ ہو ان صاحب کو جتنے وقت کے لئے آمادہ کیا جا سکے آمادہ کیا جائے۔ اور اگر متوحش ہونے کا خطرہ ہو تو کم سے کم مسجد میں اعلان کریں یا اپنا کوئی آدمی گشت میں ساتھ کریں۔ اسی پر لایا جائے بشرطیکہ ان کا اعلان یا ان کے آدمی کا گشت میں شریک ہونا دینی مصلحت کے خلاف نہ ہو۔

خواص سے بات

خواص کے سامنے ایک دم سے تکلیف اٹھانے کی بات کے بجائے آخرت میں ہمیشہ کی عزت اور اکرام کا ایسا تذکرہ ہو کہ اس کے لیے اپنی محنت میں تکلیف اٹھانے کی بات سے اور قربانی کی بات سے تبشیر ہو تنفیر نہ ہو' تیسیر ہو تعسیر نہ ہو' "بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا" کی رعایت ہو' یہی بات عمومی گشت اور تعلیم اور بیان اور تشکیل میں ہر جگہ ملحوظ رہے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اس کی رعایت ہر جگہ ہو' دوسرا عمومی گشت یہ ہماری دعوت میں ریڑھ کی ہڈی ہے۔

عمومی گشت کے آداب

عمومی گشت میں یہ بات ملحوظ رہے کہ جس نماز کے بعد عمومی بیان کرنا ہے اس نماز سے پہلے والی نماز میں جماعت مسجد میں ہو' یہ مقامی طور پر گشت میں بھی ملحوظ رہے۔ مثلاً مغرب کے بعد بیان ہے تو عصر کی نماز میں جماعت موجود ہو بعض مرتبہ مقامی گشتوں میں صرف اعلان کر دیا جاتا ہے کہ آج عشاء سے پہلے گشت ہے کھانا کھا کر آ جانا' لوگ اپنی فرصت میں آتے ہیں' رواروی والا گشت ہوتا ہے' سالہا سال سے گشت کے باوجود نمازیوں کی تعداد نہیں بڑھتی صرف وقت گذاری سی ہو جاتی ہے (نہ ہونے سے تو اتنا ہونا بھی بہتر ہے) لیکن اس سے دینی ماحول نہیں بنتا۔ مثلاً مغرب کے بعد خطاب کرنا ہے تو عصر کی نماز کے بعد جم کر اعلان اور ترغیب اور لوگوں سے یہ کہا جائے عصر سے عشاء تک کا وقت کون کون فارغ کرتا ہے۔ جیسے تین چلوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ اسی طرح عصر سے عشاء تک وقت لے لو جو لوگ اتنا وقت دیں انہیں آگے کر دو باقی لوگوں پر اصرار نہ ہو' انہیں جانے دو لیکن یہ کہا جاوے کہ اگلی نماز میں فارغ ہو کر آئیں' اور دوسروں کو بھی دعوت دے کر لا دیں' جو لوگ عصر سے عشاء تک فارغ ہو کر بیٹھ گئے اب ان کا وقت امانت ہے سب کو اعمال میں لگایا جائے اگر لوگ زیادہ ٹھہر گئے تو جتنی عمومی گشت کی جماعتیں بنانے کی ضرورت ہو اتنی بنائی جائیں اگر ان لوگوں سے معلوم ہو کہ قرب و جوار میں خواص سے بھی ملا جا سکتا ہے تو بقدر ضرورت خصوصی گشت کے لئے بھی تین تین چار چار آدمیوں کی جماعتیں بنا کر بھیج دیں تا کہ خواص کے گھروں پر، قیام گاہوں پر جا کر اپنی پوری دعوت سمجھا کر نقد بیان میں لانے کی کوشش ہو پھر مسجد میں جو لوگ بچ جائیں ان میں ایک ساتھی جم کر دعوت والی بات کرے۔ کچھ ساتھی ذکر و دعاؤں میں لگیں' کچھ احباب نئے لوگوں کے لئے فارغ رہیں کہ باہر سے جو نئے احباب مسجد میں بھیجے جائیں انہوں نے اگر نماز نہ پڑھی ہو تو استنجاء وضو کرا کر اس وقت کی فرض نماز پڑھا کر دعوت والے حلقہ میں بٹھا دیں اور آخر تک ان کی نگرانی کرے۔ ان کا جی لگائے ان کی

تشکیل کا فکر ہو عمومی گشت رواروی کے ساتھ نہ ہو بلکہ فکر اور اہتمام سے ہو جماعت دس آدمیوں کے لگ بھگ ہو ایک امیر بنایا جائے ایک مقامی رہبر بنایا جائے۔ ایک متکلم ہو دعا مانگ کر سب گشت میں چلیں، سب مل جل کر چلیں، نظریں نیچی ہوں زبان سے ذکر اللہ ہو رہبر جس کے پاس لے جائے متکلم اس سے بات کرے امیر کا کام یہ ہے کہ سب کو جوڑے رکھے رہبر کو سمجھا دیا جائے کہ وہ لوگوں کے عیب نہ بتادے کہ دیکھو یہ بے نمازی ہے یہ شرابی ہے ایسا نہ کہے صرف ملاقات کرادے۔ متکلم مزاج شناسی، موقع شناسی مردم شناسی کی رعایت کے ساتھ بات کرے اس کا اکرام بھی باقی رہے اور اللہ کی بات بھی پہنچ جائے بات میں طعن کا انداز نہ ہو، نرم لہجے سے بات کرے صرف اعلان درجہ نہ ہو کہ فلاں نماز کے بعد بیان ہوگا آ جائیو صرف اتنا نہ ہو بلکہ اس طور پر بات کرے کہ وہ آدمی نقد مسجد کی طرف چل دے، زیادہ لمبی تقریر بھی نہ ہو۔

متکلم کی بات

گشت میں ایسے معین لفظ نہیں جو ہر موقع پر چل جائیں تخمیناً یہ الفاظ ہیں کہ بھائی ہم اور آپ مسلمان ہیں ہم نے کلمہ پڑھ کر اللہ کی بات ماننے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا اقرار کیا ہے۔ اسی سے دنیا و آخرت میں ہمیں کامیابی ملے گی لیکن اس کے لیے ایک محنت درکار ہے اسی کے سلسلے میں جماعت آئی ہے مسجد میں ہمارے ساتھی اسی سلسلہ میں ابھی بات کر رہے ہیں لہٰذا آپ مسجد تشریف لے چلیں فلاں نماز کے بعد اسی محنت کو تفصیلی طور پر کھولا جائے گا۔ بعض موقع پر کلمہ بھی سنا جائے تو حرج نہیں ہے۔ ہر موقع پر سنا جائے کبھی ان الفاظ میں حسب موقع کمی و بیشی کر سکتے ہیں، مسجد کی طرف جانے کے لیے جتنے احباب آمادہ ہو جائیں ان کے ساتھ اپنا ایک آدمی لگا کر بھیجا جائے۔ اگر مسجد کی طرف جانے کو کوئی صاحب آمادہ نہ ہوں تو ان کو اپنے ساتھ گشت میں لے لیں، اگر اس کے لیے بھی آمادہ نہ ہوں تو اگلی نماز کے بعد بیان میں شرکت کا وعدہ لے لیا جائے اور کہا جائے کہ دوسروں کو بھی لانا۔ یہ آخری درجہ کی چیز ہے ورنہ اصل

تو نقد مسجد میں لانا ہے اس گشت کے ذریعہ غفلت کی جگہ میں یاد الٰہی کی مشق کرنی ہے۔ تواضع اور صبر کو سیکھنا ہے اکرام ملحوظ رکھتے ہوئے حکم الٰہی کے پہنچانے کی مشق کرنی ہے اس میں اپنی اصلاح کی نیت ہووے، گشت میں کشیدگی کی نوبت نہ آئے بلکہ لوگوں کو نرمی سے مانوس کرنے کی سعی ہو، گشت کے ذریعے پورے گاؤں میں چہل پہل ہو' رات کا بیان مقامی احباب کے مشورے سے مغرب کے بعد عشاء کے بعد جب بھی طے ہوا ہو اس میں خطاب کرنے والے کا پہلے سے مشورہ ہو۔

مطالبے والا بیان

بیان میں چھ نمبروں کے اندر رہ کر بات ہو' دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کا عظیم الشان اور پائیدار ہونا جم کر کہا جائے' انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے صحیح واقعات بیان کر کے آخر میں چار چار ماہ کا مطالبہ ہو' اس بیان میں جماعت کے سارے ساتھی بھی متفکر ہو کر بیٹھیں' اکیلے مقرر کے حوالہ نہ ہو، مقرر کو کھڑا کر کے ساتھی اپنے آرام یا چائے وغیرہ کی طرف متوجہ نہ ہوں' مقرر پوری جماعت کی زبان ہے سب ملے جلے ہوں تو زبان کا اثر ہوگا نماز کے بعد اعلان کر کے مختصر سی سنتیں پڑھ کر سارے ساتھی خوشامد کر کے مجمع کو جوڑیں اس اجتماعی عمل کے موقع پر اپنا انفرادی عمل ذرا مؤخر کر دے۔ مثلاً مغرب کے بعد کے اوابین سے پہلے مجمع جڑنے کا فکر ہو' پتہ نہیں اس مجمع میں سے کتنے آدمی دین کی دعوت پر یا فرائض پر کھڑے ہو جائیں یہ نوافل سے بدرجہا بہتر ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ نوافل ترک کر دیئے جائیں' بلکہ جب سارا مجمع جڑ جائے تو ساتھی دو۲ دو۲ تین۳ تین۳ کر کے الگ کونے میں جا کر اپنی اوابین بھی باری باری سے پڑھ لیں تا کہ اجتماعی اور انفرادی کام یکے بعد دیگرے سب ہوں' نوافل واذکار کے اہتمام میں بھی فرق نہ پڑے بلکہ اہتمام اور زیادہ ہو جائے۔ بیان کے بعد تشکیل کے وقت کچھ دیر منتظر رہے تا کہ لوگ اپنے چلہ تین چلہ بولیں پھر ساتھی حلقہ بنا بنا کر مقامی احباب کی تشکیل کریں' ان کے اعذار کا حل بتا دیں ان کے اعذار سن کر مرعوب نہ ہوں بلکہ حکمت سے اس کا حل بتا دیں۔ دینی محنت اتنی

ہی اہمیت کے ساتھ سامنے آوے کہ آدمی اعذار کا حل خود ہی نکالے لیکن اعذار کا جواب دینے میں مجذوب بھی نہ بنیں' وہ تو کہہ رہا ہے کہ میری بیوی بیمار ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ مرنے دے' دین اجڑ رہا ہے نکل جا یہ کہنا بالکل غلط ہوگا' آئندہ اس قسم کا آدمی بیان میں بھی نہیں آئے گا' اس کے عذر اور تکلیف میں ہمدردی کا اظہار ہو اور سنجیدگی کے ساتھ شریعت کی حدود کی رعایت کے ساتھ اس کا حل بتایا جائے' تھوڑے وقت کے نام بولے جائیں حتیٰ کہ تین دن اور ایک دن بھی کوئی دے تو قدردانی کے ساتھ نام لیا جاوے اور وقت اچھا گذروایا جاوے تو وہی تین چلہ کا بن جائے گا جو نام آوے ان کا وقت اور پتہ بھی لکھ لیا جائے۔ اور صبح کو وصولیوں کا گشت کر کے جماعت نقد نکالی جائے' اور روانہ کر دیا جائے ساتھ میں پرانا آدمی لگایا جائے۔ روانہ کرتے وقت اصول وآداب مختصر سے بیان کئے جائیں۔ اگر ایک دن میں جماعت نہ نکل سکے تو اسی بستی میں دوسرے دن ٹھہر جاؤ۔ جماعتیں جماعتوں کو نکالیں۔ یہ اصل ہے اور اجتماعات سے جماعتوں کا نکلنا یہ ثانوی درجہ ہے۔ جو جماعت نکل جائے یہ آپ کی محنت کا خلاصہ ہے۔

چند کام تجربہ کے

جماعت کے نکالنے میں چند کام تجربہ میں آئے۔ ایک تو جماعت اپنا کھانا پکائے تو آسانی سے جماعت نکلتی ہے' دوسرے گاؤں میں وصولی کا گشت کرے۔ پہلے سے جن کے وعدے ہوں یا اب نکلنے کا وعدہ کیا ہو انہیں گھروں پر جا جا کر تیار کرنا اور دیگر موقعوں پر بھی تشکیل جاری رہے۔

مقامی کام

جنہوں نے باہر جانے کے نام لکھوائے اس کے علاوہ جو مجمع میں بچ جائے ان کو مقامی کام پر آمادہ کیا جائے بلکہ نام مانگیں' اور مقامی کام کے لیے وہاں ایک جماعت بنائیں' جن کے ذمہ چند کام ہوں ایک تو روزانہ کی تعلیم مسجد میں چالو کرے۔ اس کا وقت بھی مقرر کرو دوسرے

ہفتہ میں دو گشت کیا کریں ایک گشت اپنی مسجد کے اطراف میں اس کا بھی دن اور وقت مقرر کرے اور دوسرا گشت دوسرے محلے کی مسجد میں کریں لیکن دوسرا گشت دوسرے محلّہ والوں سے کرانا ہے دو تین ہفتہ میں انہیں بذات خود گشت پر کھڑا کرنا ہے جب وہ گشت پر کھڑے ہو جائیں اور خود کرنے لگیں تو پھر ان کے ذمہ یہ بھی کیا جائے کہ اپنے گشت کے علاوہ اور مسجدوں میں گشت کو چالو کریں۔ اور آپ کسی تیسری مسجد میں گشت چالو کریں یعنی دوسرا گشت مختلف مساجد میں چالو کروانے کیلئے ہے' یوں ہر مسجد والے اپنے گشت کے علاوہ دوسرا گشت بھی کریں اور گشت چالو کرادیں' تیسرے یہ کہ اپنے گشت کے دنوں میں بیان کر کے چلہ تین چلہ کی جماعتیں بنادیں کم سے کم تین دن کی جماعتیں بنادیں' اور خود بھی ماہانہ تین دن کی جماعت میں جادیں۔

شب جمعہ

چوتھے یہ کہ ہفتہ واری اجتماع اگر ہو رہا ہو تو اس میں عصر سے اشراق تک خود بھی وہ مقامی جماعت میں جائے اور دوسروں کو بھی لے جائے، یہ ہفتہ واری اجتماع پورے شہر کی مسجدوں میں محنتوں کا نچوڑ اجتماع ہے۔ ہر محلہ والے تین تین دن کی جماعتیں لے کر پہنچیں یا زیادہ وقت کی جماعتیں لیکر پہنچیں تا کہ ہفتہ واری اجتماع میں صرف بیان ہی نہ ہو بلکہ سارے محلوں سے جماعتیں بن کر آدیں اور روانہ ہوں' ہر محلے والے اگر دو دو آدمی بھی چلے کیلئے دے دیں تو وہ تین جماعتیں ہر ہفتہ چلہ تین چلہ کی روانہ ہو سکتی ہیں۔ ورنہ تین تین دن کی جماعتیں جتنی بن سکیں لاویں۔ ہفتہ واری اجتماع میں ہر آدمی اپنا اپنا کھانا لے کر پہنچے اور عصر سے اشراق تک سب اس ماحول میں ٹھہریں رات کو خطاب ہو اور صبح جماعتیں روانہ ہوں' اطراف میں تین دن کی جو جماعتیں جاویں وہ پھر اسی طرح محنت کر کے چلوں کے لئے آدمی اٹھاویں یا کم وبیش وقت کے لیے آدمی اٹھاویں اور آخر میں وہ بھی مقامی جماعت بنادیں۔ اور مندرجہ بالا کام ان کے سپرد کریں۔ مقامی جماعت ان چند کاموں کو خود بھی کرے اور اہل محلّہ کو بھی ان کاموں پر اٹھاوے' تعلیم گشت ماہانہ تین دن ہفتہ واری اجتماع

اگر ہو رہا ہو تو شرکت اور اگر نہ ہو رہا ہو تو حضرت جی دامت برکاتہم سے پوچھے بغیر چالو نہ کرے۔

انفرادی اعمال

اس کے علاوہ یہ مقامی جماعت کچھ انفرادی معمولات پر بھی چلے اور چلاوے مندجہ بالا امور تو اجتماعی ہیں' اس کے علاوہ کم از کم چھ تسبیحیں' تلاوت' نوافل کا اہتمام خود کرے اور ہر گشت کے دن مجمع کو ان عمال پر آمادہ کرے۔

گھر کی تعلیم

اس کے علاوہ ہر آدمی کو ترغیب دے کہ اپنے گھر میں مستورات اور بچوں میں روزانہ فضائل کی تعلیم ہو تا کہ عورتوں اور بچوں میں بھی عبادات واذکار اور دین پر چلنے کا ذہن بنے' یوں مستورات کا کام بغیر کسی شور ہنگامے کے ہزاروں گھروں میں جاری ہو جائے گا۔ فضائل کی تعلیم گھریلو زندگی کی تبدیلی کا انشاء اللہ سبب بنے گی اس ترتیب سے مسجد کے باہر والے مسجد میں آ کر گشتوں کے ذریعہ نمازی بنیں گے اور نمازی داعی بنیں گے اور کام کا تعدیہ ہوگا' ایک مجمع کا مجمع کام والا بہت آسانی سے بنتا جائے گا۔ اس میں لوگوں کے گھریلو اور کاروباری مشاغل کی رعایت ہے تو جماعت بیرون تشکیل کے ساتھ مقامی جماعت بھی بنا کر مندرجہ بالا امور ان کے سپرد کریں یہ ہماری دعوت والی لائن ہوئی یعنی خصوصی گشت عمومی گشت عام بیان اور انفرادی طور پر ریل اور موٹر جو بھی ملے حکمت سے دعوت دے۔

تعلیم کے آداب

دعوت کے علاوہ جماعت اپنے آپ کو تعلیم میں مشغول کرے جم کر تعلیم ہو' تعلیم کا ایک جزو تو یہ ہے کہ فضائل کی کتابوں کا سننا سنانا ہو' ہماری اس تعلیم میں فضائل کی تعلیم ہوتی ہے اس سے شوق اور رغبت پیدا ہوتی ہے اور اس میں کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوتا چونکہ مسائل میں اختلاف ہے اس لیے اجتماعی تعلیم میں مسائل کا تذکرہ نہیں ہوتا کیونکہ اگر ہم نے وضو کے چار فرض

بتائے تو یہ صرف حنفیوں کے لیے دعوت ہوگی' شافعی حضرات نہیں جڑیں گے کیونکہ ان کے وہاں چھ فرض ہیں فضائل پر ہم پوری امت کو جوڑ سکتے ہیں' جماعت کی نماز پر ستائیس ۲۷ درجہ کا ثواب ملنا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے' دوسرے یہ کہ اگر سارے ہی حنفی ہوں تو بھی مسائل بیان کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ جماعت میں اکثر عوام ہوتے ہیں غلط مسائل بتانے لگیں گے اس لیے مسائل کو تو علماء کرام کے لیے ہی رکھیں۔ فضائل کے ذریعے دین کا پیاسا بنانا ہے' جب پیاسا بن کر پانی مانگے یعنی مسائل پوچھے تو اسے کہہ دے کہ اپنے اپنے کنویں کا پانی پیو' یعنی حنفی' حنفی علماء سے پوچھے شافعی' شافعی علماء سے پوچھے' اہلحدیث اپنے علماء سے پوچھے۔ یوں سب جڑ کر چل سکتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جماعت والے مسائل سے بے نیاز ہو جائیں' مسائل کا سیکھنا ضروری ہے اس کے بغیر نماز وغیرہ کا عمل نہ ہوگا' فضائل کے معلوم ہوئے بغیر تو ہو سکتا ہے لیکن مسائل کے بغیر عمل نہ ہوگا۔ فضائل تو صرف اعمال کا شوق دلانے کیلئے ہیں اس لیے اجتماعی تعلیم میں صرف فضائل ہونگے اور مسائل ہر آدمی اپنے طور پر انفرادی طور علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر ہو' کروڑں مسلمان نماز نہیں پڑھتے اور ہم جزئیات پر جھگڑیں یہ مناسب نہیں کسی بھی طرح مسلمان نماز پر آوے پھر اپنے علماء سے طریقے پوچھے فضائل کی کتابیں جو حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم سے حضرت مولانا الیاسؒ نے لکھائی ہیں جس میں حکایت صحابہ بھی ہے انہیں میں سے تعلیم ہو' بہت سے بھائی یہ پوچھتے ہیں کہ یہ کتابیں تو بیسیوں مرتبہ پڑھ چکے اب آگے کی کتابیں بتاؤ تاکہ علم بڑھے۔ حالانکہ ہماری اس تعلیم کا مقصد قرآن وحدیث کی باتوں سے اثر لینا آجاتا ہے' خوشی کی خبروں سے خوشی کا اثر ہو غمی کی خبروں سے غمی کا اثر ہو جیسے دنیا کی خبروں سے ہوا کرتا ہے یہ قرآن وحدیث سے ہونے لگے' اس لیے اس کیفیت کو پیدا کرنے کے لیے بار بار انہیں احادیث کو عظمت کے ساتھ سنا جائے۔ انسان صرف علم سے عمل پر نہیں پڑتا۔ اگر ایسا ہوتا تو شرابی شراب کو حرام جانتا ہے لیکن بچتا نہیں' اور بے نمازی نماز کے فرض ہونے کا علم رکھتا ہے لیکن پڑھتا نہیں۔ اصل علم کا نور ہے جو آدمی کو عمل پر ڈالتا ہے۔ وہ تو اس وقت ملتا ہے جب آدمی

تعلیم میں عظمت کے ساتھ بیٹھے' کلام اور صاحب کلام کا احترام دل میں لیتے ہوئے بیٹھے اور ظاہر ہیئیت بھی عظمت کی بنائے۔ اگر با وضو ہو کر خوشبو لگا کر بیٹھے تو اور زیادہ اثر ہونے کی امید ہے' دیہاتی ان باتوں کی رعایت سے بعض مرتبہ بیٹھتے ہیں تو ان میں بہت جلد اثر ہو کر عمل پر پڑ جاتے ہیں، ان فضائل کا قلب پر اتنا تاثر ہو کہ عمل کے وقت وہ فضیلت مستحضر رہے اس کی ہر شخص کو ضرورت ہے خواہ عالم ہو یا نہ ہو پرانا ہو یا نیا ہو سب اس کے موت تک محتاج ہیں اور یہ سارا معاملہ قرآن اور حدیث کی عظمت کے ساتھ جڑا ہوا ہے اس تعلیم میں اپنی تقریر نہ ہو بلکہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے جو فائدہ لکھا ہے اسی کو پڑھا جائے ہاں اگر کوئی مشکل ہو تو ترجمہ کر دے اس تعلیم کے موقع پر گشت بھی ہوتا کہ صرف جماعت والوں کی تعلیم ہو کر نہ رہ جائے بلکہ گاؤں والے بھی شریک ہوں۔

تعلیم کا دوسرا حصہ

اس تعلیم کا دوسرا جز و قرآن کا سننا سنانا ہے کم سے کم سورۂ فاتحہ اور چند سورتیں ایک دوسرے کی سنی جائیں' حلقہ بنا کر سنی جائیں اس کے ذریعے بستی والوں میں صرف احساس پیدا کرانا ہے کیونکہ تھوڑے وقت میں تو وہ اپنی نماز ٹھیک نہیں کر سکتے صرف سیکھنے کا جذبہ پیدا ہو اس کے لیے تشکیل بھی آسان ہوگی' لیکن جو احباب جماعت میں نکلے نہیں ان کو نماز سبقاً سبقاً یاد کرانی چاہئے۔ تاکہ چلہ میں کم سے کم نماز تو ٹھیک ہو جائے' جسے جتنی یاد ہے دوسروں کو یاد کرا دے دین سیکھنے والے کی فضیلت یہ ہے کہ اگر دین سیکھنے کی نیت سے نکلے تو فرشتے پیروں کے نیچے پر بچھاتے ہیں' اور سکھانے والے کی فضیلت یہ ہے کہ زمین و آسمان والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں سمندر میں اس کے لئے دعا کرتی ہیں' لیصلون علیٰ معلم الناس الخیر'' تو دونوں اپنے فکر اور شوق سے مشغول ہوں' ان حلقوں میں حسب استعداد غلطی بتائی جائے پورا فن تجوید کھولنے سے عوام قرآن سیکھنے سے مایوس ہو جائیں گے موٹی موٹی ایسی غلطیاں ٹھیک کرائی جائیں جو فوری طور پر ٹھیک ہوں تاکہ اس میں سیکھنے کا شوق ہو' غلطی کا احساس ہو اور

قرآن سیکھنا آسان نظر آئے بعض مرتبہ غلطی بتانے سے کسی کے شرمندہ ہونے کا خطرہ ہو' مثلاً چودھری ہے یا گریجویٹ ہے تو ایسے موقع پر اجتماعی طور پر بتایا جائے یعنی کسی شخص کا نام لے کر نہ بتایا جائے۔عمومی طور پر اصلاح ہو تا کہ بات بھی پہنچے اور شرمندہ بھی نہ ہو۔التحیات اور دعائے قنوت اجتماعی تعلیم میں نہ ہو کیونکہ اس میں بھی اختلاف ہے۔البتہ کلمہ طیبہ' سوۂ فاتحہ اور چند سورتیں ہوں'ہاں اپنی انفرادی تعلیم میں اور چیزیں بھی یاد کریں۔

چھ نمبروں کا تذکرہ

اس تعلیم میں چھ نمبروں کا مذاکرہ بھی ہو اصل تو یہ چھ نمبر اپنی زندگی میں اتارنے کیلئے ہیں' بیان سیکھنے کے لیے نہیں ہیں' کلمہ کی اتنی دعوت دیں کہ ساری چیزوں کا یقین نکل کر اللہ کی ذات کا یقین دل میں اتر جائے اور سارے طریقوں سے کامیابی کا یقین نکل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں میں کامیابی کا یقین آ جائے' نماز کو سنوار کر ایسا پڑھے کہ چوبیس گھنٹہ کی زندگی حقیقت صلوٰۃ پر آ جائے اور اعضاء و جوارح امر الٰہی کے پابند بن جائیں تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کر اتنا شوق پیدا ہو کہ ہر کام کرنے سے پہلے یہ تحقیق کرلے کہ اسمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کیا ہے' اللہ کا ذکر اتنا کرے کہ اللہ کا دھیان دل میں جم جائے جو گناہوں سے روکے اور ہر وقت کے امر پر کھڑا کردے ان ساری صفات کے پیدا ہونے کے باوجود دوسرے مسلمانوں کو اپنے سے اچھا سمجھنے کی مشق کرے جس سے تواضع پیدا ہوگی' اگر ان اعمال کو کر کے عجب ہوا اپنے کو بڑا سمجھنے کا مرض پیدا ہوا تو کئے کرائے پر پانی پھر جانے کا خطرہ ہے' اس میں کم سے کم درجہ حقوق العباد کی ادائیگی ہے اگر یہ نہ ہو تو نیکیاں ان کے حصے میں چلی جائیں گی' جن کی حق تلفی ہوئی ہے۔ اکرام تو اس سے بھی آگے درجہ ہے ان سارے اعمال کو دنیا کی کسی غرض کے ماتحت نہ کرے بلکہ رضائے الٰہی کا جذبہ ہو آج دین کا کام کر کے آدمی یہ دیکھتا ہے کہ مجھے دنیا کتنی ملی' آخرت کا جذبہ نہ رہا۔لہٰذا عمل کی طاقت نکل گئی۔صحابہؓ دین کے لیے اپنی دنیا قربان کرتے تھے تو ان کے دین

میں بڑی طاقت تھی کیونکہ انکے عمل میں اللہ کی نسبت قوی تھی۔ اس لیے جماعت میں جانے والے کو کہا جاتا ہے کہ اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی جیب میں ہو اور آدمی اپنی جان مال کے ساتھ نکلے۔ اور یہ دیکھے کہ دین کیلئے میری دنیا کتنی قربان ہوئی' اس قربانی کے بقدر اخلاص پیدا ہوگا' الغرض دین کو اپنی دنیا بنانے کا ذریعہ نہ بنائے' آخرت بنانے کا ذریعہ بنائے' اللہ اپنے کرم سے دنیا بھی بنادیتے ہیں' لیکن ہماری نیت یہ نہ ہو اللہ کے وعدوں پر یقین ہو لیکن مقصود اور نیت اللہ کی رضاء ہو' ان ساری باتوں کے علاوہ دعوت دینا مستقل سیکھنے کی چیز ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آپ کے تابع بن کر آویں گے۔ اس لیے اب یہ دعوت والا کام اس امت کو کرنا ہے چاہے جونسے طبقہ کا امتی ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے سو فیصد امتیوں کو داعی بنایا حتیٰ کہ دیہاتی حضرات اور سختی سے بات کرنے والے بدوی حضرات کو بھی داعی بنایا نبوت کے بعد سب سے پہلا وہ کام جس پر ہر کلمہ گو کو اٹھایا وہ کلمہ کی دعوت ہے پنج وقتہ نماز بھی فرض نہ تھی لیکن کلمہ والی دعوت شروع سے آخر تک چلتی رہی' آج بھی ہر شخص پر محنت کرنی ہے کہ وہ داعی بنے' داعی کی مثال منادی کی ہے اور منادی کے لیے پورا عالم ہونا ضروری نہیں' جتنی بات کی ندا دے رہا ہے اتنی بات معلوم ہونی چاہئے دعوت کی مثال زمین کی سی ہے اور ایمان کی مثال جڑ کی سی ہے اس پر دین کا درخت تیار ہوتا ہے' دعوت دینے سے ایمان قوی ہوتا ہے اس کیلئے مشاغل میں سے ایک مرتبہ چار ماہ فارغ کئے جائیں پھر حسب استطاعت سالانہ چار ماہ چھ ماہ یا چلہ دیتے رہیں' سالانہ ماہانہ ہفتہ واری اور روزانہ کی کوئی ترتیب دین کی محنت کی قائم ہو۔ یہ بہت ہی مختصر سے چھ نمبر ہیں' اس میں ساتھیوں کو کوئی بات سمجھانی ہو تو تعلیم کے موقعہ پر اطمینان سے سمجھائی جاسکتی ہے مثلاً کوئی بے عنوانی ہے کہ اجتماعی طور پر سمجھانے کا اچھا موقع ہے۔

ذکر

ذکر و دعوت اور تعلیم کے علاوہ ذکر الٰہی میں وقت گذرے ذکر میں سب سے اہم

قرآن پاک کی تلاوت ہے روزانہ کی تلاوت کا اتنا معمول ہو جتنا کہ روزانہ نبھا سکے اور جو بے پڑھے حضرات ہوں وہ روزانہ پندرہ بیس منٹ یا آدھ گھنٹہ قرآن پاک سیکھ لیا کریں، لیکن جتنا قرآن نماز میں پڑھنا ضروری ہے وہ پہلے سیکھ لیں، بعد میں پورا قرآن سیکھنے کی نیت سے روزانہ محنت کریں۔ اس کے علاوہ اذکار مسنونہ ہیں جن میں سوم کلمہ درود شریف اور استغفار دوسو ۲۰۰ دوسو ۲۰۰ مرتبہ سے کم پڑھیں، اور روزمرہ کی مسنون دعائیں مثلاً کھانے سے پہلے اور بعد اور استنجاء کے بعد اور پہلے سوتے وقت اور جاگ کر مسجد میں داخل ہوتے وقت، مسجد سے نکلتے وقت سواری پر سوار ہوتے وقت جو اذکار مسنون ہیں وہ بھی یاد کر کے عمل میں لانے کی کوشش ہو زندگی بھر کیلئے یہ سنتیں زندگی میں آ جائیں، اور گھر پر عورتوں اور بچوں میں بھی زندہ کریں لیکن یہ سنتیں معتبر کتابوں میں دیکھ کر یاد کریں، من گھڑت سنتیں نہ ہوں ان اذکار مسنونہ میں بہت نور ہے اور امت میں اختلاف بھی نہیں ہے، تلاوت اور اذکار مسنون کے علاوہ اگر کوئی صاحب کسی سے بیعت ہوں تو اپنے شیخ کا بتلایا ہوا ذکر بھی پورا کریں، اور اگر کوئی مشائخ کے متوسلین ایک جماعت میں ہوں ہر ایک اپنے شیخ کے بتلائے ہوئے طریقہ پر ذکر کرے، اور کوئی صاحب کسی بزرگ پر تنقید نہ کریں، امت کو مطلقاً اللہ کے ذکر پر ڈالنا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ خلوت اور جلوت میں دعاؤں کا خوب اہتمام ہو یہ کام دعاؤں سے چلے، دن بھر کی تھکا دینے والی محنت ہو اور تنہائیوں میں خوب رو رو کر دعاؤں کا مانگنا ہو پتہ نہیں کس کا رونا اللہ کو پسند آ جائے اور ہدایت کے دروازے کھل جائیں۔

عبادات

دعوت، تعلیم اور ذکر کے ساتھ عبادات بھی ذوق وشوق سے ادا کی جائیں فرض نماز جماعت سے پڑھنے کا اہتمام ہو تکبیر اولیٰ فوت نہ ہونے پائے۔ صف اول کا فکر ہو، خوب جی لگا کر نمازیں پڑھی جائیں فرائض کے علاوہ قضاء نمازیں اور سنتیں نفلیں بھی اہتمام سے پڑھی جائیں، اشراق، چاشت اوابین اور تہجد کے اہتمام کی فکر کی جائے۔

کام کرنے والے خصوصی طور سے تہجد کا خوب اہتمام کریں، تو دن بھر کے کاموں میں قوت رہے گی۔" رهبان باللیل و فرسان بالنهار "دن کو دعوت کے لیے اللہ کے بندوں کے سامنے کھڑا ہونا، رات کو دعا کیلئے اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھانا اور دن کو بندوں سے خدا کی قدرت منوانا۔ اور رات کو خدا کی رحمت کو بندوں کی طرف متوجہ کرانا۔" یَآ اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِر " کا منظر ہو اور رات کو" یَآ اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیلَ" (المزمل) کا منظر ہو، لیکن نئے آنے والوں پر تہجد وغیرہ کے لئے اتنا زور نہ دیا جائے کہ وہ اکتا جائیں نفل کو نفل کے درجہ میں رکھنا ہے فرض کا درجہ نہیں دینا ہے البتہ شوق اتنا دلایا جائے کہ آدمی خود کہے کہ مجھے جگا دو، پھر نئے آدمی کو جگانے میں حرج نہیں۔

خدمت

دعوت، تعلیم ذکر وعبادت کے ساتھ ساتھ ساتھیوں کی خدمت بھی ہو، احباب جتنی خدمت گذاری کریں گے اتنا ہی جوڑ ہوگا، ہر ساتھی خدمت کرنے والا ہو خدمت چاہنے والا کوئی نہ ہو تو اس سے جماعت میں جوڑ ہو جائے گا، اور اگر سارے خدمت چاہنے والے ہوں خدمت کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس سے جماعت میں آپس میں لڑائی ہوگی، تکلیف کے موقع پر اپنے آپ کو آگے کرے اور راحت کے موقع پر دوسروں کو آگے کرے وہ جماعت بہت مبارک ہے جو آپس میں محبت کے ساتھ اپنا وقت پورا کرے، مختلف علاقوں اور مزاجوں کے احباب ایک جماعت میں ہوتے ہیں ان میں آپس میں کشیدگی نہ ہو بلکہ محبت سے وقت گذرے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ سب سے چھوٹا بن کر رہے تو جوڑ پیدا ہوگا، اور اگر بڑا بن کر ہر آدمی رہے تو توڑ ہوگا، تواضع سے جوڑ ہوتا ہے اور تکبر سے توڑ ہوتا ہے، یہ چند کام تو کرنے کے ہیں۔

ان کاموں سے بچنا ہے

اور کچھ کام ایسے ہیں جن سے بالکلیہ بچنا چاہئے، اس میں ایک تو اشراف سے

دوسرے سوال سے بچنا چاہئے۔ کسی انسان کے کھانے یا پیسے یا چیزوں کی طرف اگر خیال آ جائے اور اندر ہی اندر کھچڑی پکے تو یہ اشراف ہے' اور اگر زبان سے مانگ لیا تو یہ سوال ہے' داعی سائل نہیں ہوا کرتا "مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ" اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مانگے' انسانوں سے نہ مانگے اس سے قوت دعاء بڑھے گی' اسی طرح فضول خرچی سے بچے' سیدھا سادھا کھانا بستر کپڑا ہو' یہی سادگی پھر گھر میں داخل ہوگی' یہ سادگی بذات خود مطلوب ہے' اس کی برکت سے اقتصادی پریشانیاں بھی دور ہونگی اسکے علاوہ کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر استعمال نہ کرے' اگر اجازت بھی دے تو سنجیدگی کے ساتھ استعمال کرے بے محل استعمال نہ کرے اور اس کی ضرورت کے وقت پر استعمال نہ کرے ان چند باتوں سے بالکلیہ بچنا ہے' یہ ساری ظاہری تدابیر ہیں' اصل کرنے والے اللہ ہیں' خوب محنت کر کے پھر اللہ کے سامنے رو کے اپنی گندگیوں کا' قصوروں کا اعتراف کرتے ہوئے۔ شیطان اول تو محنت سے روکے گا یہ غرور ہے اور اگر محنت کی تو پھر عجب پیدا کرائے گا۔ آدمی محنت خوب کرے پھر خدا کے سامنے روتا رہے تو انشاء اللہ اس کے ہاتھوں اللہ کا دین پھیلنے کی امید ہے' ہر جماعت اپنا وقت پورا کئے بغیر نہ لوٹے جتنا وقت لکھوایا ہے اس سے جھکتا تولے یعنی دو چار روز زیادہ دے' لکھائے ہوئے سے کم نہ کرے۔

سب ساتھی داعی بنیں

ایک بات یہ بھی ذہن میں رہے کہ ساتھ چلنے والے داعی بنیں' اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان سے گشت تعلیم بیان وغیرہ سارے کام کرائے جائیں اور کبھی کبھی نئی جماعت دے کر تین دن کے لیے اپنے سے الگ کیا جائے۔ جماعت کا بوجھ سر پر پڑے گا تو دعوت کا کام کھلے گا۔ تین دن کے بعد جب واپس آویں تو پوری کارگزاری سنی جائے' اب یہ صاحب ساتھ رہیں گے تو ہر چیز فکر سے سیکھیں گے' ہر جماعت یہ دیکھے کہ اس میں جماعتوں کے چلانے والے کتنے ہیں؟ اور ہر ساتھی کا وقت کیسا گذرا؟ اور جس علاقہ میں گئے وہاں سے کتنی جماعتیں نکلیں اور کتنی جگہ مقامی کام

چالو ہوا' اور خود اپنا وقت کیسے گذرا؟ ہر جماعت اس طور خود ہی اپنا محاسبہ کرے۔

ہجرت اور نصرت

ہماری اس دعوت کے دو پہلو ہیں ایک ہجرت' دوسرے نصرت' ہجرت تو یہ ہے اپنے مرغوبات کو قربان کرکے خدا کے راستے میں نکلنا' اور نصرت یہ ہے کہ اپنی بستی میں کوئی جماعت آوے تو ہم ان کا پورا ساتھ دیں' اور ان کے کام میں ہاتھ بٹائیں' گاؤں سے جماعت نکلوانے میں ان کے معاون بنیں' صرف کھلانے پلانے کی نصرت نہ ہو' بلکہ کام میں ہاتھ بٹانے کی نصرت ہو' اس سے انشاء اللہ دین پھیلے گا' مکہ مکرمہ کے مہاجرین کی حبشہ والوں نے بھی نصرت کی' لیکن صرف ٹھکانہ دیا' اکرام کیا' لیکن مہاجرین کے کام کو نہ اوڑھا' تو حبشہ سے دین نہیں پھیلا' اور مدینہ منورہ والوں نے ایسی نصرت کی ٹھکانہ دینے اور سہولتیں بہم پہنچانے کے علاوہ کام میں شریک ہوئے بلکہ دینی محنت کو اوڑھا تو مدینہ منورہ سے دین پھیلا' نصرت کی دوسری نوعیت یہ ہے کہ اپنی بستی میں سے جو آدمی خدا کے راستے میں جائے اس کے کاموں کی خیر وخبر باقی احباب لیں۔ مثلاً اس کی وجہ سے گشت تعلیم چالو تھی اس کے جانے کے بعد باقی ماندہ لوگ اوڑھیں یا وہ مکتب پڑھاتا تھا تو اب گاؤں والے باری باری اس کا کام کریں تاکہ بچوں کی تعلیم میں حرج نہ ہو اس کے گھر والوں کی دلجوئی' ہمت افزائی اپنی مستورات کے ذریعہ کرائی جائے۔ گھر والی بیمار ہو تو اپنی اہلیہ کے ذریعہ دوا کی ترتیب بنائی جائے' سودا سلف کوئی لانے والا نہ ہو تو سودا لا دیں' الغرض اس کے بال بچوں کو اپنے بڑے کی غیر حاضری محسوس نہ ہو "**من خلف الغازی کمن عزا**" اگر باہر نہ نکلے تو کم سے کم باہر نکلنے والوں کی دلجمعی کا سبب بنے' لیکن اس پر اکتفانہ کرے یہ تو جب ہے جب ہجرت نہ کرے تو نصرت کرے ورنہ اصل ہجرت ہے' ہجرت نہ تو پھر نصرت ہے "**لولا الهجرت لكنت امرا من الانصار**" اس کے واپس آنے کے بعد اگر گھریلو اور کاروباری حالات پریشان کن ہوں تو اسے طعنہ نہ مارا جائے' بلکہ تسلی دی جائے "**وتواصوا بالصبر**" کا منظر قائم ہوتا کہ

وہ آئندہ ہمت سے دین کا کام کر سکے۔ یہ ہدایات آجکل بھی بہت اہتمام سے بڑی تفصیل سے دی جاتی ہیں اور سمجھائی جاتی ہیں یہ خیال کہ صرف جماعتوں کا نکال دینا مقصد ہے یہ غلط ہے۔

اشکال نمبر ۱۷: مسائل کی بجائے فضائل کی کتابوں پر زور کیوں؟

ایک اعتراض یہ بھی اکثر کانوں میں پڑا کہ تبلیغ والے فضائل کی کتابوں پر زور دیتے ہیں مسائل کی کتابوں پر نہیں اس اعتراض سے بھی بڑی حیرت ہے کہ جب کسی عالم کی زبان سے سنتا ہوں واقعہ صحیح ہے اور ایسا ہی ہے کہ تبلیغی نصاب میں فضائل کی کتابوں کو زیادہ اہمیت ہے۔ جس کی وجہ خود حضرت دہلوی نوراللہ مرقدہٗ کے ملفوظات میں مسطور ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ''فضائل کا درجہ مسائل سے پہلے ہے فضائل سے اعمال کے اجر پر یقین ہوتا ہے جو ایمان کا مقام ہے اور اسی سے آدمی عمل کے لیے آمادہ ہوتا ہے مسائل معلوم کرنیکی ضرورت کا احساس تو تب ہی ہوگا جب وہ عمل پر تیار ہوگا اس لیے ہمارے نزدیک فضائل کی اہمیت زیادہ ہے''

(ملوظات حضرت دہلویؒ)

اور بھی متعدد ملفوظات حضرت دہلوی اور مولانا محمد یوسف صاحب کے اس مضمون کے ہیں جو ان کے ملفوظات اور سوانح سے معلوم ہو سکتے ہیں ہدایات بالا میں اس کی مکمل وجہ لکھی جا چکی ہے کہ فضائل میں اختلاف نہیں مسائل میں اختلاف ہے۔ اور ان حضرات کا یہ فعل اللہ اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عین سنت ہے بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ سے نقل ہے کہ قرآن پاک میں جو ابتداء میں نازل ہوا وہ آخر قرآن میں مفصل ہوا اس میں جنت دوزخ کا ذکر تھا یہاں تک کہ جب لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو گئے تو اسکے بعد حلال و حرام کے احکام اترے اگر شروع ہی میں یہ احکام اتر جاتے کہ شراب مت پیو تو لوگ کہنے لگتے کہ اس کو تو ہم نہیں چھوڑ سکتے اور اگر نازل ہوتا کہ زنا چھوڑ دو تو وہ کہتے کہ ہم سے تو کبھی بھی نہیں چھوٹے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں جبکہ میں کمسن لڑکی تھی (سورۃ

قمر کی آیۃ)" بَلِ الساعة موعدهم والساعة ادهىٰ وامرّ" بلکہ قیامت ہے ان کے وعدے کا وقت اور وہ گھڑی بڑی آفت ہے اور بہت کڑوی (ترجمہ حضرت شیخ الہند) اور سورۂ بقرہ اور نساء (جن میں احکام کی آیتیں ہیں وہ اس وقت نازل ہوئیں جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئی تھی (یعنی مدینہ منورہ میں) حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہٗ کا ارشاد ہے۔ پہلے مجھ کو شبہ تھا کہ علماء وعظ میں احکام کیوں نہیں بیان کرتے' صرف ترغیب وترہیب پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اور جو علماء محض واعظ ہیں صرف ان پر یہ سوال نہیں تھا بلکہ حقیقت میں جو علماء ہیں ان کے متعلق یہ شبہ تھا اور اپنے بزرگوں پر بھی یہی شبہ تھا' لیکن پھر خود تجربہ سے معلوم ہوا کہ وعظ میں مسائل بیان کرنا ٹھیک نہیں خصوصاً اس زمانہ میں جب کہ بدفہمی کا بازار گرم ہے۔ صرف ترغیب دینا ہی مناسب ہے ترغیب ہی دینا چاہئے۔ یہ تجربہ مجھ کو لکھنو کے ایک وعظ سے ہوا' میں نے چند مسئلے ربوا کے متعلق ایک دم بیان کردیے سامعین میں بعض مسائل میں اختلاف ہو گیا' میرے پاس مکرر تحقیق کے لیے آئے۔ معلوم ہوا کہ قلت فہم یا سوء حفظ سے کسی مقدمہ کا مقدم دوسرے کی تالی سے جوڑ دیا اور بالعکس اس لیے گڑ بڑ ہو گئی اور جب خود واقعہ پیش آوے گا تو اس کے پوچھنے پر صرف واقعہ نظر میں ہو گا' اس میں غلط نہیں ہو سکتا۔ (افاضات یومیہ)

ایک دوسرے ملفوظ میں اسی واقعہ کو دوسرے عنوان سے تعبیر فرما کر آخر میں فرمایا ہے کہ اسی مصلحت کی بناء پر علماء صرف مضامین ترغیب وترہیب ہی کے وعظ مین بیان فرماتے ہیں۔ (حسن العزیز)

ایک جگہ ارشاد ہے کہ میرے مواعظ میں امید کے مضامین بہت ہوتے ہیں' ترہیب بہت کم ہوتی ہے' میری زیادہ غرض یہ ہوتی ہے کہ لگاؤ اور محبت حق تعالیٰ سے پیدا ہو جائے گو خیال ہوتا ہے کہ جرأت معصیت پر نہ ہو جائے' لیکن لگاؤ اور محبت اگر پیدا ہو جائے ...... تو معصیت ہو ہی نہیں سکتی' یہ حضرت حاجی صاحب کا طریق ہے وہاں بس تسلی تھی کسی حال میں مایوس نہ ہونے دیتے تھے' یوں فرماتے تھے کہ ہم لوگ عبد احسانی ہیں احسان اور لطف کے بندے ہیں

جب تک آرام وآسائش میں ہیں تب تک تو عقائد بھی درست ہیں اور تھوڑا بہت نماز روزہ بھی ہے اور جہاں کوئی مصیبت پڑی بس سب رخصت۔ (حسن العزیز)

حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جواب

جناب الحاج مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے اس اعتراض کا جواب اپنے وعظ میں بہت تفصیل سے دیا ہے' فرمایا کہ یہ لوگ ایک اعتراض یہ کیا کرتے ہیں کہ تبلیغی جماعت والے صرف فضائل بیان کرتے ہیں مسائل نہیں بیان کرتے اور دین درست ہوتا ہے مسائل سے فضائل سننے کے بعد دل میں امنگ تو پیدا ہو جاتی ہے مگر جب آگے مسئلہ معلوم نہ ہوگا تو ممکن ہے کہ لوگ امنگ اور جذبات کی رو میں بہہ کر من گھڑت عمل شروع کر دیں اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ بدعت میں مبتلا ہونگے 'لوگوں کا یہ کہنا کہ اس طرز عمل سے لوگ بدعت کے اندر مبتلا ہوتے چلے جائیں گے اولاً تو محض احتمال اور امکان کی بات ہے' دیکھنا یہ ہے کہ واقعہ کیا ہے' چالیس برس کے اندر کتنے لوگ بدعت میں مبتلا ہوئے؟ رہا مسائل کا نہ چھیڑنا اس کا اگر یہ جواب دیا جائے کہ ہم پہلے فضائل بیان کر کے جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں بعد میں مسائل چلائیں گے تو بھی غلط ہے کیونکہ چالیس سال سے تبلیغ چل رہی ہے کیا آج تک جذبہ ہی پیدا نہیں ہوا' اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ تبلیغ والے فضائل ہی تو بیان کرتے ہیں مسائل سے انکار تو نہیں کرتے' کیا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مسئلہ کسی سے نہ پوچھو' ہرگز وہ ایسا نہیں کہتے' دوسرے یہ کہ کام کرنے کے مختلف میدان اور مختلف لائنیں ہوتی ہیں کوئی درس وتدریس کی لائنیں اختیار کرتا ہے کوئی وعظ وتبلیغ کی تو کوئی سیاست وحکمت کی ان حضرات نے بھی ایک لائن اختیار کر لی ہے فضائل بیان کرتے ہیں لوگوں کے اندر دینی جذبہ پیدا کرتے ہیں اب ساری لائن وہی اختیار کر لیں یہ نہ تو ضروری ہے اور نہ ہی ممکن۔

جب آپ کسی کام کو شروع کرتے ہیں تو آپ کام کرنے سے پہلے کچھ مقاصد

اور اصول مقرر کرتے ہیں اور اپنی لائن متعین کرتے ہیں اس میں آپ سب چیزوں کو داخل نہیں کرتے تو پھر آپ اس میں سب چیزوں کو کیوں شامل کرنا چاہتے ہو؟ بہر حال جب کوئی اعتراض کرے تو اس سے سن لینا چاہئے اور اپنا کام کرتے رہنا چاہئے' عمل ہی سب اعتراضات کا جواب ہے۔ بس تبلیغ والوں کا حاصل یہ ہے کہ لوگوں کے اندر دین کا جذبہ اور دینی امنگ پیدا کردی جائے اب اس امنگ سے آدمی دین کی جس لائن میں بھی کام لینا چاہے لے سکتا ہے تیز دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ جب کسی چیز کی امنگ پیدا ہو جاتی ہے تو آدمی خود ہی اس امنگ کو صحیح طریقہ سے پورا کرنے کی جدوجہد اور سعی کرتا ہے۔

علماء سے ملیں اور مسائل معلوم کریں

اگر آپ کے اندر صحیح امنگ پیدا ہوگئی ہے اور آپ کو مسائل کی طلب ہے تو علماء سے ملئے مدرسہ میں جائیے اور مسائل معلوم کیجئے باقی کام میں نہ لگنا اور اعتراضات کا کرنا یہ حیلہ حوالہ کرنے والوں کا کام ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ ہر جماعت کا ایک نصب العین اور طریقہ کار ہوتا ہے' آپ کا اس پر دوسری چیزوں کا لادنا کہ فلاں چیز کو بھی اس میں شامل کرلیجئے کسی طرح مناسب نہ ہوگا جب اس جماعت نے اپنا ایک موضع متعین کرلیا تو آپ کو چاہئے کہ آپ اس پرکار بند رہنے دیں' بہر حال تبلیغ سے نفع اظہر من الشمس ہے کہ لاکھوں انسانوں کے دلوں میں دین کی امنگ اور طلب پیدا ہوئی اور اسی امنگ اور طلب کی وجہ سے کتنی بدعات ختم ہوئیں ورنہ لاکھوں آدمیوں کا محض اللہ اور اللہ کے دین کی خاطر اپنا پیسہ خرچ کر کے سفر کرنا اپنا کھانا اپنا پینا' پہلے یہ جذبہ کہاں تھا۔ تو اس سے جو نفع پہنچا اس کو تو آپ بیان نہ کریں اور جوان کا منصوبہ نہیں اس کو آپ اعتراض کی بنیاد بنائیں یہ تو کوئی مناسب بات نہ ہوگی' بہر حال اصلاح نفس کے چار جزو اور چار طریقے ہیں اور تبلیغ کے اندر حسن اتفاق چاروں طریقے جمع ہوگئے ہیں' صحبت صالح بھی ہے' ذکر وفکر بھی ہے' مواخاۃ فی اللہ بھی ہے اور محاسبہ نفس بھی ہے' اور انہیں چاروں مجموعوں کا نام تبلیغی